ایک قدیم فرہنگ ''فرہنگ قواس'' میں مستعمل اُردو الفاظ کا مطالعہ

ڈاکٹر محمد سلیم خالد، شعبۂ اُردو و فارسی، گورنمنٹ ڈگری کالج بوچھال کلاں، ضلع چکوال

Abstract

Farhang-i-Qawwas was written by Fakhar-ud-Din Qawwas, during the reign of Ala-ud-Din Khilji(695/1295 to 715/1315) It is a Persian dictionary which explains Pahlwi and Arabic words occuring in the Shahnama of Firdosi with numerous illustrations from the early poets. It is divided into five parts according to the subject for example the first part is related to God, Angels, Prophets and Holy Books etc. This is the first and fore most dictionary among the dictionaries completed in the Ind-o-Pak subcontinent. In this dictionary only about one dozen persian words have been explained with the help of Urdu synonyms. These urdu equivalents have been discussed in this research article with special reference to their usages in other persian lexico graphical works and their differences of the orthographic forms.

برِعظیم پاکستان و ہند میں فارسی فرہنگ نویسی کا آغاز فرہنگ قواس سے ہوتا ہے[۱] سطور ذیل میں فرہنگ قواس اور اس کے مولف کے مختصر کوائف حوالہ قرطاس ہیں۔

فرہنگ قواس:

فرہنگ قواس مولانا محمد فخر الدین مبارک شاہ غزنوی معروف بہ قواس (کمان گر) کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ مولف کے تفصیلی حالات پردۂ خفاء میں ہیں۔ تاریخ فرشتہ میں انہیں علاؤ الدین خلجی (۶۹۵ھ/۱۲۹۶ء تا ۷۱۵ھ/۱۳۱۶ء) کے عہد کے شعراء میں شامل کیا گیا ہے[۲] فرہنگ کے آغاز میں ایک مقدمہ ہے جس کی ابتدا حسب ذیل الفاظ سے ہوتی ہے۔ ''سپاس و ستائش و نیاز و نیایش مر پدید آرندۂ گیتی و سپہر و دارندۂ ماہ و مہر راں برون از اندازہ و افزون از شمار[۳]۔

صاحب دستورالافاضل اپنی تالیف کے دیباچے میں فخر الدین قواس کی بابت لکھتے ہیں: استاد جہانیاں، مقتداء عالمیان، سلطان سخن وران عصر، افضل فاضلانِ دہر، اول عقل افاضل، واسطہ عقل فضایل، مبین مشکلات، کاشف غویصات منشی نظم ونثر، مفخر وملجاء فخر، فخر الحق والدین کہ......این صاحب اورنگ سخن وری و مالک دیہیم مہتری را عمر نوح وخشور دہاد[۴]۔

ترجمہ: اہل جہاں کا استاد، دنیا والوں کا مقتدا۔ ہم عصر شعرا کا بادشاہ، فضلائے عصر سے افضل، فاضلین کی عقل کا ماحصل، استعداد فضائل کا موتی، مشکلات کا حل کرنے والا، باریک نکتوں کا کاشف، نظم ونثر کا جدت طراز، فخر کا ماویٰ، ملجا، حق اور دین کا

فخر، دُنیا کا مالک (اللہ تعالیٰ) شاعری کے اس بادشاہ اور صاحب تاج عظمت کو عمر نوح سے نوازے۔مولف کا سالِ تولد و وفات ہر دو نامعلوم و مستتر ہیں۔حاجب خیرات کے درج بالا بیان سے صرف یہ امر مترشح ہے کہ صاحب فرہنگ قواس ۷۴۳ھ تک زندہ تھے۔اس لیے کہ دستورالافاضل کا سالِ تکمیل ۷۴۳ھ ہے ۵۔

فرہنگ قواس کا سالِ تالیف بھی مجہول ہے لیکن یہ امر واضح ہے کہ یہ فرہنگ ساتویں صدی ہجری کے اواخر یا آٹھویں صدی ہجری کے اوائل میں تالیف ہوئی۔ چونکہ فخر قواس کا تعلق علائی دور کے مشہور شعراء سے تھا لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ یہ فرہنگ اسی حکمران کے عہد میں معرضِ تحریر میں آئی ۶۔

سبب تالیف کا ذکر کرتے ہوئے مئولف نے صراحت کی ہے کہ وہ ایک دن احباب کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ دوستوں نے قدیم متون بالخصوص شاہنامہ فردوسی پڑھنے کی مشکلات کا ذکر کیا اور اس ضمن میں فخر قواس سے ایک جامع فرہنگ لکھنے کی استدعا کی۔فخر قواس نے ان کی التجا کو شرف قبولیت بخشا اور مذکورہ فرہنگ مرتب کی ۷۔ یہ فرہنگ قلیل مدت میں بے انتہا شہرت سے ہمکنار ہوئی اور کئی فرہنگیں اس کی تقلید میں معرضِ وجود میں آئیں۔مثلاً دستورالافاضل تالیف حاجب خیرات (۷۴۳ھ)، ادات الفضلاء تالیف بدر دہلوی (۸۲۲ھ) زفان گویا بدر ابراہیم (قبل از ۸۳۷ھ) وغیرہ ۸۔

زیرنظر فرہنگ کے صرف تین قلمی نسخے موجود ہیں جن میں سے ایک ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کلکتہ کے کتاب خانے میں دوسرا نسخہ کتب خانہ حمیدیہ بھوپال میں جبکہ تیسرا نسخہ نیشنل میوزیم کراچی کے کتب خانے میں ہے۔اول الذکر نسخہ ناقص الطرفین ہے اس نسخے کو بنیاد بنا کر پروفیسر ڈاکٹر نذیر احمد (علی گڑھ) نے تصحیح و تعلیقات نویسی کے بعد اسے تہران سے ۱۹۷۴ء میں زیور طبع سے آراستہ کرایا پھر جب کئی سال بعد آخر الذکر نسخے کے بارے میں انکشاف ہوا تو ڈاکٹر صاحب موصوف نے اول الذکر اور آخر الذکر کو بنیاد بنا کر از سرِ نو تصحیح و تعلیقات نویسی کا کام کیا اور دوبارہ یہ فرہنگ رضا لائبریری رامپور انڈیا سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی ۹۔

ڈاکٹر عبدالشکور احسن اس فرہنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''کتاب میں فارسی حروف، پ، چ، ژ اور گ کے لیے علیحدہ فصلیں نہیں ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ بنیادی طور پر مرتب کی توجہ عربی کلمات پر مرکوز رہی اور فارسی الفاظ کے عام استعمال کی وجہ سے ان کی توضیح و تشریح ضروری نہیں سمجھی گئی فارسی الفاظ کی جانب یہ عدم توجہ دراصل فارسی کی عام مقبولیت کی دلیل ہے کیونکہ مولفین فرہنگ عام طور پر مستعمل الفاظ کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے تھے۔زیر بحث فرہنگ میں عربی کے الفاظ کے تناسب کا یہ عالم ہے کہ اس پر فارسی کی بجائے عربی لغات کا شبہ ہوتا ہے۔مرتب کا عام رجحان ایجاز و اختصار کی جانب ہے۔الفاظ کے اشتقاقات و معانی سے بحث نہیں کی گئی ہے لیکن اختصار و سادگی کے باوجود کتاب اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ برصغیر میں فارسی فرہنگ نگاری کی اولین کوشش ہے۔'' ۱۰

''فرہنگ ہایِ فارسی'' میں فرہنگ قواس اور اس کے مولف کے بارے میں جو معلومات فراہم کی گئی ہیں ان کا مختصر خلاصہ نیچے درج کیا جاتا ہے:

> ''ایک قول کے مطابق فرہنگ قواس ۶۹۰ھ میں تکمیل پذیر ہوئی۔مولف کے حالاتِ زندگی سے منکشف نہیں کہ وہ خود یا اس کے آباؤ اجداد غزنین سے ہجرت کر کے وارد ہند ہوئے۔اس فرہنگ میں لغت نامہ

فرس پر زیادہ اعتماد کیا گیا ہے حتیٰ کہ شاہنامہ فردوسی کے اشعار بھی مذکورہ کتاب سے نقل کیے گئے ہیں۔ کتاب لغت کے لیے فرہنگ کا لفظ بھی فرہنگ قواس میں پہلی بار مستعمل ہوا ہے۔ ترتیب وتبویب کتاب میں مولف نے مقدمۃ الادب زمخشری کی تقلید کرتے ہوئے اپنی کتاب کو پانچ حصوں میں منقسم کیا ہے۔ اسی لیے فرہنگ قواس کو پنج بخشی کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس فرہنگ میں الفاظ کی تعداد ۱۰۵۰ ہے۔''۱۱

فرہنگ قواس کے الفاظ

کھبل: گیاہیست مثل کھیل (کھبل) فرہنگ قواس۱۲

فارسی لفظ کو وم مع اُردو لفظ کھبل دستورالا فاضل۱۳ کے علاوہ بحرالفضائل۱۴ میں بھی مرقوم ہے۔ بالعموم فارسی فرہنگوں مثلاً فرہنگ قواس اور دستورالا فاضل وغیرہ میں کھبل کو کھیل لکھا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔ مشہور اردو فرہنگوں مثلاً فرہنگ آصفیہ، نوراللغات وغیرہ میں یہ لفظ مندرج نہیں البتہ اردو لغت (ترقی اردو بورڈ کراچی) میں یہ لفظ موجود ہے وہاں لکھا ہے ''ایک باریک اور نرم گھاس، دوب'' اُردو لغت۱۵۔

لیکن یہ لفظ پنجابی زبان میں متداول ہے اور اسے کھبل کے علاوہ کھبڑ بھی کہتے ہیں۔ لسانیات کی رو سے ل ڑ سے بدل جاتا ہے مثلاً اُردو پیلنا پنجابی پیڑنا اس طرح جھال اور جھاڑ (یا برعکس)۔۱۶

کنیر: خرزہرہ: کہ ہندوی کنیر گویند۱۷

خرزہرہ اپنے اردو مترادف کنیر کی معیت میں فرہنگ لسان الشعراء۱۸ سمیت ادات الفضلاء۱۹ میں بھی درآیا ہے۔

کنیر کی بابت ''لغات الادویہ'' میں تحریر ہے: کنیر کو عربی میں دفلی اور سم الحمار، فارسی میں خرزہرہ، خرزہ، خون زہرہ اور اُردو میں کنیر کہتے ہیں۔ کنیر کا درخت دو گز سے چار گز تک بلند ہوتا ہے اس کے پتے بانس کے پتوں کی طرح لمبے لیکن موٹے ہوتے ہیں۔ پھول کی رنگت کے لحاظ سے سفید، سرخ، پیلا اور کالا چار قسم کا ہوتا ہے۔ کنیر کے پتوں، پھولوں وغیرہ میں زہر ہوتا ہے۲۰ جامع اللغات میں ہے۔

کنیر: ایک پودا جس کے پتے لمبے اور پھول سفید و سرخ ہوتے ہیں اس کی جڑ اور چھال زہریلی ہوتی ہے۔ پتوں کے سفوف سے پسو کھٹمل مر جاتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کنیر کا پھول کسی کے گھر ڈال دیں تو میاں بیوی میں نفاق ہوتا ہے۲۱۔

چھج: پکول: چھج فرہنگ قواس۲۲

فارسی لفظ پکول کے ساتھ اردو ہم معنی لفظ چھج ادات الفضلاء۲۳ زفان گویا۲۴ شرفنامہ منیری ۲۵ اور موید الفضلاء ۲۶ میں ورود پذیر ہے۔

اُردو لغت میں چھج کو چھاج کی تخفیف بتایا گیا ہے ۲۷ اور اس کے معنی درج ذیل الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں:

''اناج پھٹکنے اور تنکے کنکر اور خراب دانے رول کر نکالنے کا سرکی یا بانس کی تیلیوں سے بنا ہوا ظرف جس

میں پیچھے کی طرف ایک سار اور دائیں اور بائیں جانب ڈھلوان لگر ہوتی ہے۔ آگے کا حصہ پھٹکی ہوئی چیز کا کوڑا نکالنے کے لیے کھلا رہتا ہے۔ سوپ، غلہ افشان، چاولی ۲۸ لیکن چھج کا لفظ پنجابی میں بعینہٖ متداول و مروج ہے۔ مثلاً پنجابی کلاسیکی لغت میں مسطور ہے: ''چھج اسم مذکر کانیاں دا بنایا اک برتن جس دا سامنے والا پاسا کھلا ہوندا ہے۔ یعنی سرکنڈوں کا بنا ہوا ایک برتن جس کا سامنے والا حصہ کھلا ہوتا ہے۔'' ۲۹

اسی طرح ایک اور پنجابی لغت تنویر اللغات میں لکھا ہے۔ چھج بمعنی ایک قسم کی ٹوکری یعنی چھاج۔ ۳۰

چھپر : وردوک: چھپر فرہنگ قواس ۳۱

فارسی لفظ وردوک اپنے اردو مترادف چھپر کے ہمراہ لسان الشعراء ۳۲، ادات الفضلاء ۳۳ اور موید الفضلاء ۳۴ میں ملتا ہے۔

نسیم اللغات میں چھپر کی توضیح میں ہے ''وہ سائبان جو پھوس سے ڈالا جائے'' ۳۵

پینگھ : واز پیچ: معروف آن را بہ ہندوی پنیکہ گویند ۳۶

فارسی لفظ واز پیچ بہ شمول اردو متبادل پنیکھ فرہنگ زفان گویا ۳۷ اور مفتاح الفضلاء ۳۸ میں مندرج ہے۔

پینگھ کا لفظ بعض فارسی فرہنگوں میں پنیکہ اور پنیکھ کی صورت میں لکھا گیا ہے جو تصحیف کا بین ثبوت ہے۔ حتیٰ کہ یہ لفظ فرہنگ قواس کے مطبوعہ اور تصحیح کردہ نسخے میں بھی پنیکہ مرقوم ہے۔ ۳۹

فرہنگ قواس کے مرتب اور مصحح جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھی اس لفظ کی درستی نہ کر سکے۔ انہوں نے مقدمہ مرتب میں جہاں الگ سے ہندی (اُردو) الفاظ کی فہرست دی ہے وہاں اس لفظ کو شاید نہ سمجھنے کی وجہ سے نظر انداز کر گئے ہیں ۴۰۔

یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ پینگھ قدیم الاملاء ہے اور اس کی جدید شکل پینگ ہے۔ نوراللغات میں پینگ کے ضمن میں تحریر ہے۔

اسم مذکر ہے: گہوارے کا ہوا میں آنا جانا۔ جھولے کا لمبا جھونک ۴۱

یہ صراحت بھی اہم ہے کہ پینگھ کا لفظ جو اردو میں قدیم ہے وہ پنجابی میں آج کل بھی پینگھ ہی ہے مثلاً وڈی پنجابی لغت میں مسطور ہے۔

پینگھ : (مونث) جھولا، جھولے دی رسی، ہلارا

یعنی پینگھ کا لفظ پنجابی میں اسم مونث ہے جھولے کے لیے استعمال ہوتا ہے یا جھولے کے جھونک کے لیے۔ ۴۲

گھنی : کراوش: گھنی را گویند ۴۳

کراوش کے ساتھ گھنی کا لفظ زفان گویا ۴۴ میں بھی مرقوم ہے۔ کھنی یا گھنی دراصل تصحیف کا نتیجہ ہے یہ لفظ درحقیقت گھانی ہے۔ زفان گویا میں کراوش کی وضاحت بہ الفاظ ذیل کی گئی ہے۔

''چرخ روغن، گران یعنی گھنی، آنچہ بدان روغن می کشند'' ۴۵

ترجمہ یعنی تیل نکالنے والوں کا چکر یعنی گھنی جس سے تیل نکالتے ہیں۔ اردو لغت میں گھانی کے بارے میں لکھا ہے۔

''تیل یا رس نکالنے کی مشین، کولہو، بیلن، چرخ روغن گران۔''۴۶

لڈو: کلنبہ: لدورا گویند۔ فرہنگ قواس ۴۷

فارسی لفظ کلنبہ لدو کی معیت میں زفان گویا ۴۸ اور موید الفضلاء (۴۹) میں درج ہے جبکہ لدو اور پندی کے ہمراہ مجمل العجم میں وارد ہے۔۵۰

لڈو ایک عام مٹھائی ہے جو آج کل بھی اسی نام سے مشہور ہے مثلاً فرہنگ تلفظ میں ہے''، گولیوں کی شکل میں بنی ہوئی مٹھائی جو کئی طرح سے بنائی جاتی ہے اور مختلف ذائقوں کی ہوتی ہے مثلاً ملائی کے لڈو، تیل کے لڈو، بیسن کے لڈو وغیرہ۔''۵۱

پندی یا پینڈی: بڑی قسم کے لڈو جو شادی بیاہ یا زچگی کی تقریبات میں تقسیم ہوتے ہیں۔۵۲

پکھا: بادکش بمعنی بادبیزن: پکہ را گویند ۵۳

بادکش بشمول اُردو معادل پکھہ فرہنگ لسان الشعراء ۵۴ ادات الفضلاء ۵۵ اور مفتاح الفضلاء ۵۶ میں بھی مرقوم ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ ان قدیم فارسی فرہنگوں میں ہر جگہ پکہ یا پکھہ مرقوم ہے گویا یہ اس لفظ کی قدیم املائی شکل ہے لیکن یہ لفظ اسی ابتدائی شکل سمیت پنجابی میں اب بھی قائم اور متداول ہے۔

پنجابی اُردو ڈکشنری میں لکھا ہے:

پکھا بمعنی پنکھا۔ جس چیز سے ہوا جھلا مارا جاتا ہے۔۵۷

یہ لفظ اُردو میں اب بصورت پنکھا لکھا جاتا ہے مثلاً مہذب اللغات میں ہے۔

پنکھا: بادکش۔ امیر کا شعر ہے۔

گرمی سے گور میں جو ہوئے ہم عرق عرق
پنکھا نسیم خلد کا جھونکا ہلا گیا ۵۸

گالہ: پنجک: بہ ہندوی گالہ را گویند و پارسی پاغندہ است ۵۹

پنجک گالہ کے ساتھ ادات الفضلا ۶۰ اور مفتاح الفضلاء ۶۱ میں بھی موجود ہے۔

گالہ کا لفظ اب الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ گالا کی نسبت صاحب فرہنگ کارواں لکھتا ہے: ''دھنکی ہوئی روئی کی وہ مقدار جو ہاتھ میں آجائے ۶۲ علمی اُردو لغت میں ہے۔

گالا: دھنکی ہوئی اور صاف شدہ روئی کی اتنی مقدار جو ایک ہاتھ میں آجائے۔۶۳

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ شہر یار،نقوی، ڈاکٹر،فرہنگ نویسی فارسی درہندو پاکستان،تہران (ایران)۱۳۴۱اش،ص:۵۵

۲۔ فرشتہ،محمد قاسم، تاریخ فرشتہ،نول کشور،لکھنو،۱۲۲۱ھ،جلد اوّل ،ص:۱۲۱

۳۔ قواس،فخر الدین مبارک،فرہنگ قواس،مرتب ڈاکٹر نذیر احمد، رامپور، انڈیا۱۹۹۹ء،مقدمہ مولف،ص:۱

۴۔ حاجب خیرات،مولانا رفیع ،فرہنگ دستورالافاضل ،مرتب ڈاکٹر نذیر احمد،تہران(ایران)،۱۹۸۰اش،ص:۳۹،۴۰

۵۔ شہر یار،نقوی، ڈاکٹر،فرہنگ نویسی، فارسی در ہندو پاکستان،ص:۵۷

۶۔ سیاقی،محمد دبیر، ڈاکٹر،فرہنگ ہای فارسی، ایران(تہران)۱۳۶۸اش،ص:۳۲

۷۔ قواس،فخر الدین مبارک،فرہنگ قواس،مقدمہ،ص:۲

۸۔ ایضاً،مقدمہ مرتب،ص:۱۷

۹۔ ایضاً،مقدمہ مرتب،ص:۶۷ تا۷۷

۱۰۔ احسن،عبدالشکور، مقالہ بعنوان لغت نگاری مشمولہ تاریخ ادبیات،مسلمانان پاکستان و ہند، جلد سوم فارسی ادب، اوّل، مطبوعہ پنجاب، لاہور،۱۹۷۱

۱۱۔ سیاقی،محمد دبیر، ڈاکٹر،فرہنگ ہای فارسی،ص:۳۲ تا۳۳

۱۲۔ قواس،فخر الدین مبارک شاہ،فرہنگ قواس،ص:۵۰

۱۳۔ حاجب خیرات،مولانا رفیع، دستورالافاضل،ص:۲۳

۱۴۔ محمد بن قوام الدین، بحرالفضائل فی منافع الافاضل،نسخہ خطی مخزونہ انجمن ترقی اُردو کراچی، مرقومہ،۱۳ شوال۱۰۸۲ھ، ص:۵۰

۱۵۔ اُردو لغت(ترقی اردو بورڈ کراچی)،جلد۱۵،ص:۶۱

۱۶۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر،تشریحی لسانیات،کراچی،۱۹۹۸ء،ص:۱۰۳

۱۷۔ قواس،فخر الدین مبارک شاہ،فرہنگ قواس،ص:۷۴

۱۸۔ عاشق،لسان الشعرا،مرتب ڈاکٹر نذیر احمد، دہلی،۱۹۹۵،ص:۱۶۸

۱۹۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلاء،نسخہ خطی،مخزونہ نیشنل میوزیم،کراچی،ص:۱۳ الف

۲۰۔ کبیر الدین، حکیم، لغات الادویہ، لاہور،سن ندارد،ص:۲۱۴

۲۱۔ عبدالمجید،خواجہ، جامع اللغات، جلد۲،ص:۱۷۲۰

۲۲۔ قواس،فخر الدین مبارک شاہ،فرہنگ قواس،ص:۱۸۱

۲۳۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلاء،ص:۱۹۷الف

۲۴۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، بہ اہتمام نذیر احمد، ڈاکٹر، پٹنہ، ہند، جلد اول ۱۹۸۹،ص:۳۵۸

۲۵۔　ابراہیم قوام فاروقی ،شرفنامہ منیری، بہ اہتمام ڈاکٹر حکیمہ دبیران، تہران، ۱۳۸۵ش جلد اوّل
۲۶۔　محمد لاد، مولوی، موید الفضلاء، مطبوعہ نول کشور، کان پور، تاریخ ندارد جلد اوّل، ص: ۳۵۸
۲۷۔　اُردو لغت، جلد ۷، ص: ۸۲۴
۲۸۔　ایضاً، ص: ۸۴۴
۲۹۔　پال، جمیل احمد، پنجابی کلاسیکی لغت، لاہور، ۲۰۰۶ء، ص: ۱۸۲
۳۰۔　تنویر بخاری، تنویر اللغات، لاہور، ۱۹۹۸، ص: ۴۶۲
۳۱۔　قواس، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگ قواس، ص: ۱۹۴
۳۲۔　عاشق، لسان الشعراء، ص: ۳۴۴
۳۳۔　دہلوی، قاضی خان بدر محمد، ادات الفضلاء، ص: ۱۹۵، الف
۳۴۔　محمد لاد، موید الفضلاء، جلد ۲، ص: ۲۵۶
۳۵۔　امروہوی، نسیم، مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، نسیم اللغات، لاہور، ۱۹۸۳، ص: ۴۶۹
۳۶۔　قواس، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگ قواس، ص: ۲۰۰
۳۷۔　بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اوّل، ص: ۴۸
۳۸۔　محمد بن داؤد بن محمود شادی آبادی، مفتاح الفضلاء، نسخہ خطی، مخزونہ برٹش لائبریری لندن، ص: ۲۹۲
۳۹۔　قواس، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگ قواس، ص: ۲۰۰
۴۰۔　ایضاً مقدمہ مرتب فرہنگ قواس، ص: ۱۶
۴۱۔　نیر، نور الحسن، مولوی، نور اللغات، لاہور ۱۹۸۸، جلد ۲، ص: ۱۵۹
۴۲۔　اقبال، صلاح الدین، وڈی پنجابی لغت، لاہور، ۲۰۰۴، جلد اوّل، ص: ۱۸۷
۴۳۔　قواس، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگ قواس، ص: ۲۰۷
۴۴۔　بدر ابراہیم زفان گویا، جلد اوّل، ص: ۲۷۶
۴۵۔　ایضاً، ص: ۲۷۶
۴۶۔　اُردو لغت، جلد ۱۶، ص: ۴۱۴
۴۷۔　قواس، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگ قواس، ص: ۲۸
۴۸۔　بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اوّل، ص: ۲۹۲
۴۹۔　محمد لاد، مولوی، موید الفضلاء، جلد ۲، ص: ۱۳
۵۰۔　عبدوسی، شعیب عبدوسی، مجمل العجم، نسخہ خطی، مخزونہ برٹش لائبریری، ص: ۱۳۸
۵۱۔　حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ، اسلام آباد، ۱۹۹۵، ص: ۸۱۷
۵۲۔　اُردو لغت، جلد ۴، ص: ۶۰۴

۵۳۔　قواس، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگ قواس، ص: ۲۳۳

۵۴۔　عاشق، لسان الشعراء، ص: ۹۷

۵۵۔　دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلاء، ص: ۱۰ب

۵۶۔　محمد بن داؤد بن محمود شادی آبادی، مفتاح الفضلاء، ص: ۴۴

۵۷۔　محمد خان، سردار، پنجابی اُردو ڈکشنری، پنجابی ادبی بورڈ، لاہور، ۲۰۰۹، جلد اوّل، ص: ۶۸۴

۵۸۔　مہذب لکھنوی، مہذب اللغات، لکھنؤ، ۱۹۷۸ء و مابعد، جلد ۳، ص: ۱۰۹

۵۹۔　قواس، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگ قواس، ص: ۲۶۸

۶۰۔　دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلاء، ص: ۱۸الف

۶۱۔　محمد بن داؤد بن محمود شادی آبادی، مفتاح الفضلاء، ص: ۲۰۴

۶۲۔　عارف، فضل الٰہی، فرہنگ کارواں، لاہور ۱۹۶۵ء، ص: ۶۱۷

۶۳۔　سرہندی، وارث، علمی اُردو لغت، لاہور، ۱۹۷۷